

زکوٰۃ سے متعلق اکثر پوچھے جانے والے سوالات

سوال: زکوٰۃ کس اور کتنے مال پر واجب ہوتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ سونا، چاندی، نقدی، اور تجارتی سامان (سامان جو منافع کے لیے بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہو) پر واجب ہے۔ ان اٹاٹوں میں سے اگر کوئی عورت صرف سونے کی مالک ہے، تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے اس کے پاس 7.5 تولہ (87.48 گرام) سونا ہونا ضروری ہے۔ اگر اس کے پاس اس سے کم سونا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اگر کوئی عورت ان اموال میں سے صرف چاندی کی مالک ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے اس کے پاس 52.5 تولہ (612.36 گرام) چاندی ہونا ضروری ہے۔ اگر اس کے پاس صرف نقد رقم یا کاروباری سامان ہے، یا زکوٰۃ کی ان چار اجناس میں سے ساری یا بعض کا تھوڑا تھوڑا ملا کر ہے (مثلاً کچھ سونا اور کچھ نقد رقم)، تو پھر اگر ان کی کل مالیت 52.5 تولہ چاندی کی قیمت تک پہنچتی ہے (جو اس تصنیف کے وقت تقریباً 472 امریکی ڈالر ہے) تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس کم زکوٰۃ کو کہ جس کے مالک ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، نصاب کہا جاتا ہے۔

سوال: زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟

جواب: جب کوئی شخص پہلی مرتبہ زکوٰۃ کے نصاب کے برابر مال کا مالک بن جاتا ہے، اس وقت سے ایک قمری سال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ بہت سی خواتین کے لیے، یہ ان کی شادی کے موقع پر ہوتا ہے جب انھیں سونے یا چاندی کے زیورات دیے جاتے ہیں، یا پھر یہ وہ تاریخ ہو سکتی ہے جب کسی کو انکی پہلی تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے بعد ہر سال قمری سال کی اسی تاریخ کو ان پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

سوال: کیا ہم وقت سے پہلے اپنی زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ وقت سے پہلے ادا کرنا جائز ہے لیکن اگر اس کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاریخ تک مال میں اضافہ ہو جائے تو اضافی مال کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہوگی۔

سوال: کیا زکوٰۃ فوری طور ادا کرنی ضروری ہے؟

جواب: زکوٰۃ ہر سال جب واجب ہو جائے تو اسے جلد از جلد ادا کر دینا چاہیے۔ البتہ اگر اس کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو اگر ایک سال کے اندر ادا کر دی جائے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس کی ادائیگی میں ایک سال سے زیادہ تاخیر ہو جائے کہ اب اگلے سال کی زکوٰۃ بھی واجب ہو جائے تو گناہ ہوگا۔

سوال: میں زکوٰۃ کا حساب کیسے کروں؟

جواب: جس دن آپ کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اس دن اپنے تمام قابل زکوٰۃ مال کا جائزہ لیں۔ اس دن کے مارکٹ ریٹ کے مطابق ان کی کل مالیت کا حساب لگائیں۔ اس میں سونا اور چاندی شامل ہے (بشمول ان زیورات کے جو آپ باقاعدگی سے پہنتی ہیں)، ہاتھ میں یا بینک میں موجود نقد رقم شامل ہے (بشمول کوئی بھی قرض جو آپ نے دوسروں سے لیا ہے)، اور وہ تجارتی سامان بھی جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہے۔¹ اگر یہ کل قیمت نصاب کی قیمت جتنی یا اس سے زیادہ ہے (یعنی 52.5 تولہ چاندی کی قیمت) تو آپ کی زکوٰۃ آپ کے کل مال کا 2.5% ہوگی۔ نوٹ کریں کہ ایک بار ایک شخص زکوٰۃ کے نصاب کا مالک ہو جائے تو اس کے پورے قابل زکوٰۃ مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی، نہ کہ صرف اتنے مال پر جو نصاب سے زیادہ ہو۔

سوال: میں اپنے کاروباری اثاثوں کی زکوٰۃ کا حساب کیسے کروں؟

جواب: زکوٰۃ تیار شدہ تجارتی مال پر اور اس خام مال پر واجب ہے جو مصنوعات کا حصہ بنتے ہیں، جیسے کپڑے کے کاروبار میں کپڑا، دھاگے، فیتے، بٹن، آلات اور مشینری پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی۔

سوال: اگر مجھے پر قرض ہے تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر آپ کو زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت سے ایک قمری سال کے اندر کوئی قرض ادا کرنا ہے (مثال کے طور پر، پراپرٹی کی قسطیں، یا کوئی قرض جو آپ نے کسی سے لیا ہے)، پھر زکوٰۃ کا حساب لگانے سے پہلے اپنے قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت سے ان قرضوں کی مالیت نکال لیں۔ اب اگر بقیہ مقدار نصاب کی مالیت جتنا یا اس سے زیادہ ہے تو آپ کو بقیہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ اگر بقیہ مال نصاب سے کم ہے تو اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

سوال: کیا مجھے ان پیسوں کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی جو میں نے کسی کو قرض دیے ہیں؟

جواب: اگر دیے گئے قرض کی واپسی کی امید ہے، تو آپ کو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال: کیا پراپرٹی پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ صرف اس پراپرٹی پر واجب ہے جو منافع کے لیے دوبارہ فروخت کرنے کی واضح نیت اور مقصد کے ساتھ خریدی گئی ہو۔ لہذا، درج ذیل صورتوں میں پراپرٹی پر زکوٰۃ واجب نہیں:

- اگر اسے ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو۔

¹ نوٹ کریں کہ ہر سال جو مال آپ کی ملکیت میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کے دن موجود ہے، اس پر زکوٰۃ لاگو ہوگی، قطع نظر اس سے کہ پچھلے سال کے دوران مال میں کیا اضافہ یا کمی واقع ہوئی ہیں۔ اس لیے سال بھر میں حاصل کیے گئے کسی بھی اثاثے کو اصل اثاثوں میں شامل کیا جاتا ہے اور ان کی زکوٰۃ اصل اثاثوں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے؛ ہر اضافی اثاثہ حاصل کرنے کے بعد سے ایک سال تک انتظار نہیں کرنا ہوگا۔

- اگر اسے بچوں کو دینے کے لیے خریدا گیا ہے۔
- اگر اسے کرایہ پر دینے کے لیے خریدا گیا ہے۔
- اگر اسے مندرجہ بالا مقاصد کے ساتھ خریدا گیا ہو لیکن ساتھ ہی یہ خیال بھی ہو کہ اگر کبھی اچھی قیمت ملی تو اسے بیچ دیں گے۔
- اگر یہ پراپرٹی وراثت میں ملی ہو ہے۔
- اگر یہ پراپرٹی تحفہ کے طور پر یا کچھ خدمات کے بدلے میں موصول ہوئی ہے۔
- اگر اسے شروع میں کسی اور وجہ سے خریدا گیا لیکن بعد میں ہم اسے فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیں۔

سوال: کیا زکوٰۃ ان زیورات پر واجب ہے جو ہم نے اپنی نابالغ اولاد کے لیے رکھی ہو؟

جواب: اگر آپ نے اپنی بچی کو وہ زیورات تحفے میں دے دیے ہیں ایسے کہ اب وہ بچی ان کی مالک ہے، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ جب بچی بالغ ہو جائے تو اب وہ خود اس زیور پر زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ تاہم، اگر آپ نے ابھی تک وہ زیور اسے ہدیہ نہیں کیا، صرف شادی کے وقت یا آئندہ کبھی اسے دینے کی نیت سے رکھا ہے، تو پھر آپ ہی اسکی مالک ہیں اور آپ کو اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال: اگر ہمیں پچھلے سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے، تو ہم اس کا حساب کیسے لگائیں گے؟

جواب: آپ کو سوچنا پڑے گا کہ آپ کے پاس ان تمام سالوں میں قابل زکوٰۃ اثاثے کیا تھے اور ان اثاثوں کی تب مارکٹ میں قیمت کیا تھی، پھر اس کے مطابق حساب کرنا ہوگا۔

سوال: زکوٰۃ وصول کرنے کا مستحق کون ہے؟

جواب: ہم ان مسلمانوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جو خود زکوٰۃ کے نصاب کے ملک نہ ہوں، یعنی ان کے پاس سونا، چاندی، نقد، تجارتی سامان یا ان کا کوئی بھی مجموعہ 52.5 تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہ ہو۔ مزید یہ کہ وہ ایسے غیر قابل زکوٰۃ مال کے مالک بھی نہ ہوں جو ان کے استعمال میں نہ ہو اور اسکی قیمت انکے قابل زکوٰۃ اثاثوں کی قیمت میں ملا کر نصاب کے بقدر یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ غیر مسلمانوں کو اور سید حضرات کو (یعنی وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی؛ ہاں غیر مسلموں کو نفل صدقہ دے سکتے ہیں اور سادات کی تحفے کی نیت سے مالی مدد کی جاسکتی ہے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم کس طرح دے سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کے مستحق افراد کو زکوٰۃ کا مالک بنانا ضروری ہے۔ رقم ان کے حوالے کی جاسکتی ہے یا ان تک منتقل کی جاسکتی ہے۔ یا ہم ان کی طرف سے ان کی اجازت سے کچھ ادائیگی کر سکتے ہیں (مثلاً اگر انھوں نے کوئی قسط ادا کرنی ہو یا فیس دینی ہو) یا ان کی منظوری سے اس رقم سے ان کے لیے کچھ خریدا سکتے ہیں (مثلاً، راشن یا ادویات)۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور آپکی طرف سے زکوٰۃ کی رقم ادا کر دے، اور آپ بعد میں اسکو لوٹا دیں۔ خاوند کا بیوی کی طرف سے اسکی زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے اگر بیوی کو قبل از وقت اس کے بارے میں مطلع کر دیا جائے اور وہ اس پر راضی ہو۔

سوال: زکوٰۃ کے لیے نیت کا کیا حکم ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے سے پہلے اسکی نیت کرنا ضروری ہے؛ دینے کے بعد صرف اس وقت تک دیے گئے صدقے میں زکوٰۃ کی نیت کرنے کی گنجائش ہے جب تک وہ مال خرچ نہ ہوا ہو۔ اگر کسی تیسرے شخص کے ذریعے زکوٰۃ بھجوا رہے ہیں تو اسے دیتے ہوئے زکوٰۃ کی نیت کرنی ہوگی۔ اگر زکوٰۃ کے پیسے الگ کر کے رکھ رہے ہیں، تو الگ کرتے وقت نیت کر لینا کافی ہے، ان پیسوں میں سے دیتے وقت دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال: کیا ہم مساجد اور مدارس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کی رقم مساجد اور مدارس کو اس صورت میں دی جاسکتی ہے اگر وہ اس رقم کو ان افراد تک پہنچائیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ یا پھر یہ کہ جو مدارس اپنے طلباء سے فیس وصول کرتے ہیں، تو وہ طلباء جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں وہ مدرسے کی منتظمین کو اجازت دے دیں کہ ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول کر کے اس سے انکی فیس ادا کر دی جائے۔ براہ راست مسجد یا مدرسے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

سوال: کیا ہسپتالوں یا اسکولوں یا امدادی تنظیموں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: ایک بار پھر، اگر یہ ادارے ان افراد تک رقم پہنچائیں جو اس کے مستحق ہیں یا ان کی جانب سے ان کی اجازت کے ساتھ استعمال کریں (مثلاً ہسپتال میں علاج کے لیے یا اسکول کی فیس ادا کرنے یا راشن خریدنے کے لیے) پھر تو انھیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر زکوٰۃ کی رقم عمومی مقاصد کے لیے استعمال ہو کہ جس سے وہ افراد بھی فائدہ اٹھائیں ہیں جو زکوٰۃ کے اہل نہیں ہیں، یا اس کا استعمال ادارے کے اخراجات جیسے تنخواہ یا مرمت یا توسیع وغیرہ کے لیے کیا جائے، تو ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز نہیں ہوگا۔

سوال: کیا زکوٰۃ کا پیسہ لوگوں کو کھانا کھلانے یا پانی کی سبیل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کی رقم ایسی خوراک یا پانی فراہم کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے جسے مستحق افراد اپنے ساتھ گھر لے جاسکیں۔ اسے ایسے کھانے کا دسترخوان یا لنگر یا پانی کی سبیل قائم کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا جہاں لوگ آکر کھائیں یا جہاں سے لوگ پانی پئیں، کیونکہ اس صورت میں انھیں مال کا مالک نہیں بنایا جاتا۔

سوال: کیا ہم اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ تمام مستحق رشتہ داروں کو دی جاسکتی ہے سوائے اپنے والدین یا دادا دادی، نانائانی کو، یا اپنے بچوں یا پوتے پوتیوں کو اسے نواسیوں کو، یا اپنی بیوی یا اپنے خاوند کو۔

